

وہ مری چینِ جبیں سے، غمِ پنہاں سمجھا

رازِ مکتوب بہ بے ربطی عنوان سمجھا

یک الف بیش نہیں، صیقلِ آئینہ ہمنوز

چاک کرتا ہوں میں، جب سے کہ گریباں سمجھا

شرحِ اسباب گرفتارِ مئی خاطر، مت پوچھ

اس قدر تنگ ہوا دل، کہ میں زنداں سمجھا

بدگمانی نے نہ چاہا اسے سرگرمِ خرام

رخ پہ ہر قطرہ عرق، دیدہ حیراں سمجھا

عجز سے اپنے یہ جاننا کہ وہ بدخو ہوگا

نبضِ خس سے تپشِ شعلہ سوزاں سمجھا

سفرِ عشق میں کی صنعت نے راحت طلبی

ہر قدم سائے کو میں اپنے شپستان سمجھا

تھا گریزاں مژدہ یار سے دلِ تادمِ مرگ

دفعِ پیکانِ قضا، اس قدر آساں سمجھا

دل دیا جان کے کیوں اس کو وفادار اسد

غلطی کی کہ جو کافِ سر کو مسلمان سمجھا

۱۔ شرح : محبوب نے

میری پیشانی پر شکنیں پڑی ہوئی

دیکھیں تو سمجھ گیا کہ مجھے غم نے

بری طرح ستار کھا ہے۔ حالانکہ

میں نے غم کو ضبط کرنے اور

چھپائے رکھنے میں کوئی دقیقہ

فروگزاشت نہیں کیا تھا۔ یہ ایسی

ہی بات ہوئی، جیسے کسی خط کا

سرنامہ بے ربط سا ہوا اور دیکھنے والا

اندازہ کر لے کہ خط کا مضمون

کیا ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ عاشق نے

تو ضبط میں کوئی کوتاہی نہ کی اور

اس کی کوشش یہی تھی کہ غم

کا رازِ محبوب پر ظاہر نہ ہو لیکن

پیشانی کی شکنوں نے یہ رازِ فاش

کر دیا۔ شعر میں پیشانی کی شکنوں

کو سرنامے کی ربطی سے اور غم

پنہاں کو رازِ مکتوب سے تشبیہ

دی گئی ہے۔

۲۔ شرح : خود مرزا

غالب اس کی شرح کرتے ہوئے

لکھتے ہیں :